مولانا عبدالقیوم حقانی

مسئلہ کشمیر

عالمِ اسلام بالخصوص پاکستان کی ذمّہ داریاں

کشمیر کی سرزمین جنت نظیر بے گناہ مسلمانوں کے خون سے لالہ زار بنی ہوئی ہے برہمن سامراج کی جمہوری قبا میں چھپا ہوا دیو استبداد گذشتہ ڈیڑھ برس سے وحشت و بربریت کا ننگا ناچ، ناچ رہا ہے لیکن تاہنوز اس کے انتقام کی پیاس کسی طرح بجھنے میں نہیں آتی۔ اس کی غارت گری کا نشانہ کشمیر کی بستیوں اور دور دراز دیہاتوں اور پہاڑوں میں رہنے والے بے بس مسلمان، معصوم انسان اور بے آسرا مرد و زن ہیں جن کا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ہندو اکثریت کے مذہب کے بجائے ایک دوسرے عقیدے سے وابستہ ہیں جو ہندو کی غلامی اور اطاعت سے بہرصورت آزادی چاہتے ہیں۔

حال ہی میں بھارتی افواج کے تازہ ترین نشانہ میں کشمیر کی متعدد بستیوں کو نسل کشی کے مذموم اور مکروہ منصوبے کے تحت برپا کئے جانے والے ان ظالمانہ اور بہیمانہ اقدامات میں صاف کر دیا گیا ہے عورتوں اور بچوں کو نہایت سفاکی کے ساتھ بڑی تعداد میں قتل کر دیا گیا ہے جن کے اعداد و شمار ہزاروں سے متجاوز ہو چکے ہیں۔ آگ اور خون کی یہ ہولی کھیلنے کا مشغلہ صرف کشمیر کے مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ اس سے قبل اور اس دوران فرقہ پرست ہندوؤں کے تربیت یافتہ نوجوانوں کو باقاعدہ حکومتی فورس میں شامل کر کے سرکاری سرپرستی میں پورے بھارت میں مسلمانوں کی نسل کشی کی سکیم پر عمل درآمد کر کے متعصب برہمن سامراج اپنے فرض منصبی کی تکمیل کر رہا ہے۔

چوالیس برس کی یہ بھارتی لہو رنگ داستان اور گذشتہ ڈیڑھ برس سے کشمیر میں بہیمیت اور درندگی کا وحشیانہ کھیل جس کے نتیجے میں لاکھوں مسلمان جان، مال اور عزت و آبرو سے محروم ہو چکے ہیں جمہوریت اور سیکولرزم کے ڈھنڈورچی بھارتی حکمرانوں کے ڈھول کا پول کھول دینے اور اس حقیقت کو واضح کر دینے کے لیے بالکل کافی ہے کہ بھارت میں دورِ حاضر کی بدترین تنگ نظر نسل پرست اور وحشی مزاج حکومت قائم ہے، امن پسندی، صلح جوئی، غیر جانبداری، اخلاقی اقدار کا تحفظ اور مذہبی رواداری اور کشمیر میں قیام امن کے وہ تمام دعوے جو اس کی جانب سے عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لیے کئے جاتے ہیں کھلا ہوا دھوکہ اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے

مترادف ہیں بھارتی حکومت دراصل صرف برہمن سامراج کے اقتدار کی علامت اور ان ہی کے مفادات کے حصول کا ذریعہ ہے ـــــ خود بھارت کے اندر، عوام کی بھاری اکثریت ہریجنوں کے مظلوم اور کچلے ہوئے طبقے پر مشتمل ہے جسے برہمنوں کے بنائے ہوئے طبقاتی نظام میں کبھی بھی انسانوں کی طرح تو کیا جانوروں کی طرح جینے کے حقوق بھی حاصل نہیں رہے تہذیب اور ترقی کے تمام دعووں کے باوجود آج بھی حقیقی صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہندو سماج میں برہمن کو ہزاروں برس سے نسلی برتری اور بلا شرکت غیرے اقتدار کا جو لائسنس حاصل رہا ہے وہ جمہوری دور میں بھی وہ اسے ہر ہتھکنڈے اور حربے سے برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے شیطانی ذہن نے اس مقصد کے لیے ایک نہایت سفاکانہ اور مکروہ چال یہ ایجاد کی ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ منافرتوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے اور ملک بھر میں نسل اور عقیدے کے اختلافات کی بنیاد پر فسادات اور قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ امن وامان کے قیام کے بجائے چالیس سال سے تمام بھارتی حکمرانوں کی دلچسپی مسلم کش فسادات کی آگ بھڑکائے رکھنے سے رہی ہے۔

کشمیر میں حالیہ بھارتی مظالم، انسانیت سوز، اخلاق سوز اور حد درجہ بھونڈے اور کمینی حرکات اور نہتے مسلمانوں کو روندنے اور تاراج کرنے کی جو مذموم مساعی جاری ہیں یہ بھی تو برہمن سامراج ہی کی شیطانی فکر کا شاخسانہ ہیں گذشتہ ایک دو ہفتوں سے بھارتی حکمرانوں نے نہایت ہی گھٹیا لب ولہجہ اختیار کرتے ہوئے اہل کشمیر اور پاکستان کو جو سبق سکھانے اور نانی کا دودھ یاد دلانے کی جو دھمکیاں دے رہے ہیں کیا اخلاقی اقدار اور انسانی شرافت کے پیمانوں کا یہی تقاضا ہے؟

اس پس منظر میں بھارتی حکمرانوں سے اصلاح احوال کے لیے کسی دردمندانہ سنجیدہ رویے اور نتیجہ خیز اقدام کی توقع رکھنا یقیناً سادہ لوحی کی انتہا ہوگی اور ان کھلے حقائق کے باوجود ان ہی لوگوں سے جو سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے تحت یہ سب کچھ کر رہے ہیں امن وامان قائم کرنے، کشمیری مسلمانوں کو جانی ومالی تحفظ فراہم کرنے اور حالات کو بہتر بنانے کی اپیلیں اور مطالبے کرنا بے غیرتی اور بے حمیتی ہی قرار پائے گا۔

تاہم سوال یہ ہے کہ پھر بھارت کے مسلمانوں سمیت کشمیر کے ستم رسیدہ اور مظلوم مسلمانوں کو اس درندگی اور بہیمیت سے چھٹکارا اور عزت وآبرو کے ساتھ رہنے کا حق دلانے کے لیے کیا کیا جانا چاہیے اور اس سلسلے میں پاکستان، دنیائے اسلام، عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی اداروں کی ذمہ داریاں کیا ہیں اور انہیں وہ کس طرح موثر طور پر ادا کر سکتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے میں سب سے بڑی ذمہ داری پاکستان کی حکومت اور عوام کی ہے کیونکہ کشمیر کے یہ مسلمان چالیس برس سے اولاً قیام پاکستان کی تحریک کا ساتھ دینے اور پھر جذبہ الحاق پاکستان ہی کی پاداش میں

آج تک مسلسل آزمائشوں سے دوچار ہیں انہوں نے تمام تر مصیبتوں، صعوبتوں، مظالم اور حد درجہ سفاکیت کا نشانہ بننے کے باوجود محض اس لیے تحریک آزادی کشمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لے رہے ہیں کہ انہیں امید ہے کہ یہ سرزمین عصر حاضر میں اسلام کی تجربہ گاہ بنے گی، قرآن کا نظام عدل و رحمت یہاں نافذ ہوگا رسول اکرمؐ کی شریعت اس خطے پر حکمرانی کرے گی —— مگر ہماری نااہلی اور بدنصیبی ہے کہ چالیس برس میں تمام مواقع حاصل ہونے کے باوجود ہم عملاً یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں کر سکے۔ تاہم ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ آج ہمیں آزادی اور خودمختاری کی جو نعمت حاصل ہے اور خوشحالی اور فارغ البالی میسر ہے وہ سب بھارت میں رہ جانے والے اور اب کشمیر میں مارے جانے والے ستم رسیدہ مسلمانوں کی قربانیوں کا صدقہ ہے آسائشوں اور تعیشات پر مبنی بلند معیار زندگی کے جو محل ہم نے تعمیر کر رکھے ہیں ان کی بنیادوں میں ان ہی مسلمانوں کے اجداد کا خون اور ہڈیاں شامل ہیں اور ہماری خوشحالی کی قیمت آج تک ان مظلوموں سے بنوک خنجر وصول کی جارہی ہیں۔

اس لیے یہ بات ہمارے ذہن میں رہنی چاہیے کہ بھارتی اور کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ہمارا ایک خصوصی رشتہ ہے بلاشبہ دنیا میں کہیں بھی بے گناہ انسانوں پر ظلم ہو تو اسے ہمارے لیے باعث تشویش اور سبب رنج والم ہونا چاہیے لیکن کشمیری مسلمانوں کے معاملے میں ہماری ذمہ داریوں کی نوعیت خصوصی ہی ہے ان پر ہونے والے مظالم کی روک تھام تمام دنیا کے انسانوں اور مسلمانوں سے پہلے ہماری ذمہ داری ہے اس خصوصی پس منظر میں کشمیر کی تحریک آزادی اور وہاں کے مسلمانوں پر ہونے والے بھارتی مظالم کے حوالے سے حکومت پاکستان کی پالیسی ہماری رائے میں نہایت بے جان، بودی اور پھسپھسی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت پاکستان کو اس سلسلے میں اپنے فرائض موثر اور بھرپور طور پر دور کرنے کے لیے مسئلہ کشمیر کو بڑی شد و مد کے ساتھ عالم اسلام اور عالمی اداروں کے پلیٹ فارم پر اٹھانا چاہیے۔ خدا کے فضل سے اس وقت دنیا میں تقریباً پچپن ۵۵ سے زائد خود مختار مسلم مملکتیں موجود ہیں جن کے پاس بے پناہ افرادی اور مادی وسائل ہیں۔

اگر مسلم دنیا متحد ہو کر یہ فیصلہ کرلے کہ جب تک کشمیر میں مسلم کشی اور وحشت و بربریت کا سلسلہ ستم ختم نہیں ہو جاتا اور کشمیریوں کی تحریک حق خود ارادیت کو تحفظ نہیں دیا جاتا اس وقت تک بھارت کے ساتھ تمام تجارتی و اقتصادی روابط منقطع رکھے جائیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ بلا کسی تاخیر کے مظلوم اور نہتے مسلمانوں پر بھارتی فوج کے وحشیانہ مظالم اور مسلمانوں کی نسل کشی کا یہ سلسلہ ختم نہ ہو جائے۔

پاکستان کو عالم اسلام میں ایک باوقار اور موثر مقام حاصل ہے وہ اگر مضبوط خارجی پالیسی اور کسی دنیادار کی پرواہ کئے بغیر ٹھوس بنیادوں پر مہم شروع کر دے تو انشاء اللہ پہلے ہی دن سے کئی دوسرے مسلم ملکوں کو اپنا ہمنوا پائے گا۔

عالم اسلام کو اس مسئلہ پر کسی موثر مشترکہ موقف کے لیے تیار کر لیا جائے تو پھر امریکہ سمیت بھارت کی سرپرست مسلم دشمن طاقتوں کی حمایت و معاونت بھی اس کے لیے کارگر نہ رہے گی اور غیر مسلم دنیا اور عالمی رائے عامہ بھی اس مسئلہ سے صرفِ نظر نہ کر سکے گی یہ کام بہرحال پاکستان ہی کی حکومت کو آگے بڑھ کر کرنا ہوگا کیونکہ یہ سب سے پہلے ہماری ہی ذمہ داری ہے۔

اگر شروع سے یہ ذمہ داری ادا کی جا رہی ہوتی تو یقیناً آج اہل کشمیر کو اپنا حق خودارادیت حاصل ہوتا، کشمیر آزاد ہوتا اور بھارت کی مسلم اقلیت سمیت کشمیری مسلمان اس کسمپرسی کے عالم میں نہ ہوتے اور دنیا بھر میں سب سے زیادہ ان کا لہو ارزاں نہ ہوتا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ انسانوں کا خون ویٹ نام، فلپائن، لبنان، جنوبی افریقہ اور دنیا کے کسی بھی خطے میں بہے تو عالمی رائے عامہ چیخ اٹھتی ہے لیکن بھارت میں مسلم اقلیت اور کشمیر میں مسلم اکثریت کے سینکڑوں افراد بے دردی سے تہہ تیغ کیے جاتے ہیں مگر دنیا میں کہیں احتجاج کی کوئی آواز نہیں اٹھتی؛

ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی وجہ پاکستان کی سیاسی قیادتوں کی وہ بے حسی اور سنگدلی ہے جو ہم نے بھارت اور کشمیر کے ان مسلمانوں کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے جن کی قربانیوں کے نتیجے میں آج ہمیں دنیا کی ہر نعمت میسر ہے ہمیں ان مظلوم مسلمان کا یہ قرض بہرحال چکانا ہے انہیں جان و مال، آبرو و خودداری، عزت نفس کے تحفظ اور حق خودارادیت کے آزادانہ استعمال کی ضمانت فراہم کرنی ہوگی ورنہ خدا ہمیں معاف کرے گا نہ تاریخ۔

مسئلہ کشمیر اور پاکستان کی خصوصی ذمہ داری کے حوالے سے ان گذارشات کے بعد ہم مسلم دنیا کے قائدین اور عوام کی خدمت میں بھی چند باتیں عرض کرنا چاہیں گے۔

ہم نہایت دکھ کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مسلم ممالک کے حکمران بھارت کی مسلم اقلیت اور کشمیر میں مسلم اکثریت کے قتل عام اور مظلومیت پر اب تک مجرمانہ بے حسی اور مسلسل تغافل کے مرتکب چلے آ رہے ہیں بھارت کے مسلم کش فسادات پر تو ان حضرات کو عموماً رسمی نوعیت کا مذمتی و احتجاجی بیان دینے کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی اور اب کشمیر میں جس طرح بھارتی فوجی انسانی تاریخ کا بدترین قتل عام کر رہے ہیں اس پر بھی مسلم قیادت کے مذمتی بیانات محض ایک رسم، رکھ رکھاؤ اور معمول کا زبانی جمع خرچ ہے بات صرف زبان کی ہے جو حلق سے نیچے نہیں اترتی جس کا عزم، ارادے اور عملی اقدام سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ بھارت و کشمیر کے مسلمان دنیا بھر کے مسلمانوں کے مسائل کے سلسلہ میں ہمیشہ نہایت پرجوش رہے ہیں اور آج بھی ان کی یہ روش برقرار ہے۔ قریب کی تاریخ میں تحریک خلافت اور اس کے بعد مسئلہ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کے سلسلے میں ان کے جذبات و احساسات اور عملی سرگرمیاں اس کا واضح ثبوت ہے لیکن نہایت المناک ہے یہ حقیقت کہ مسلسل ان کی نسل کشی اور قتل عام کرنے والی بھارتی حکومت سے مسلم ملکوں کے نہایت قریبی اور دوستانہ روابط استوار ہیں۔

اور ان کی جانب سے مسلمانوں پر بھارتی فوجیوں کی درندگی وسبعیت اور وحشیانہ مظالم اور قتل عام پر شکل کبھی اظہا ناگواری ہوتا ہے۔ در رسمی بیانات اور محض روایتی لیپا پوتی اس سے بہر حال مستثنیٰ ہے وہ تو بھارت بھی سمجھتا ہے کہ یہ ان کی اخلاقی مجبوری ہے)۔

ہم مسلم حکمرانوں سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس روش کو بلا تاخیر تبدیل کریں اور مظلوم کشمیریوں کے سلسلے میں اپنے ان فرائض کی ادائیگی کا فوری اہتمام کریں جو دینی تاریخی اور انسانی رشتوں سے ان پر اس سلسلے میں عائد ہوتے ہیں۔ انہیں یہ حقیقت بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ فلسطین میں گذشتہ چوالیس سال میں یہودیوں کے ہاتھوں مجموعی طور پر جتنے مسلمان شہید کئے گئے ہیں اتنی مدت کے دوران بھارت میں اس سے کہیں زیادہ مسلمان شہید کئے جا چکے ہیں کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام اور حالیہ بربریت کے نتیجے میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد اس پر دو ہری ہے۔

اور یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کر لیا جاتا تو پاک بھارت کی ترقی معطل رہے گی دونوں ملک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنگ کے خطرے سے دوچار رہ کر حالت جنگ میں رہنے پر مجبور رہوں گے دونوں کے وسائل اقتصادی ترقی پر لگنے کے بجائے اپنے اپنے دفاع اور جنگی تیاریوں کے لیے مختص رہیں گے عوام بدستور غربت وافلاس کی چکی میں پستے رہیں گے گردوپیش کی ترقی اور عالمی انقلابات کی جو رفتار ہے اس کا تقاضا ہے کہ بھارت کشمیر کے مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے پر کمر بستہ ہوجائے پاکستان خارجہ پالیسی اور کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے تحفظ کے لیے مخلصانہ اور بھرپور مساعی شروع کر دے۔ بھارت کو بہر حال اپنے رویے میں مناسب تبدیلیاں کرنی ہوں گی آخر بھارت کی ہٹ دھرمی سے اب تک بھارت کو کیا ملا ہے بھارت ۴۴ سال میں بھی کشمیریوں کے دل نہیں جیت سکا اور آج بھی کشمیری بھارت کے چنگل سے نکلنے کیلئے آمادۂ جہاد ہیں

گھر بیٹھے عربی سیکھئے

آپ قرآن وحدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں یا عرب ممالک جا کر معقول مشاہرہ پر ملازمت۔ آپ کو پیارے نبی کی پیاری زبان عربی سیکھنی چاہیئے۔ آیئے ہم آپ کو چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت (یومیہ ۳۰ منٹ میں) مکمل عربی معہ گرامر نہایت سہل انداز سے سکھائیں۔ مزید تفصیلات: ۸۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

پتہ۔ ادارہ فروغ عربی پاکستان۔ سٹلائٹ ٹاؤن، میرپور خاص سندھ